اسراء یا واقعہ معراج مصطفیٰ ﷺ

قسط نمبرا

جناب مولانا محمد منشاء کاشف صاحب فیصل آباد

"قال الله تعالی، سبحن الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی برکنا حوله لنریه من ایاتنا، انه هو السمیع البصیر" ○(پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱)

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے حضرت محمد ﷺ کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے گرد و پیش کو ہم نے بابرکت بنا رکھا ہے۔ غرض یہ تھی کہ ہم اس کو اپنے نشانات قدرت دکھائیں بیشک وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

تشریح: اسراء کے معنی رات کو چلانے یا لے جانے کے ہیں۔ چونکہ آنحضرت ﷺ کا یہ حیرت انگیز معجزانہ سفر رات کو ہوا تھا۔ اس لئے اس کو اسراء کہتے ہیں اور قرآن نے اسی لفظ سے اس کو تعبیر کیا ہے۔ "**سبحان الذی اسری بعبده لیلا**" پاک ہے وہ خدا جو رات کے وقت اپنے بندہ کو لے گیا۔ معراج، عروج سے نکلا ہے جس کے معنی اوپر چڑھنے کے ہیں۔ چونکہ احادیث میں آپ نے لفظ "**عرج بی**" کا جملہ استعمال فرمایا یعنی مجھ کو اوپر چڑھایا گیا مروی ہے اس لئے اسکا نام معراج پڑا اس آیت میں واقعہ معراج کا بیان ہے جو ہمارے رسول ﷺ کا ایک خصوصی اعزاز اور امتیازی معجزہ ہے جو اس آیت کی نص قطعی سے ثابت ہے اور معراج کا ذکر جو سفر آسمانوں کی طرف ہو وہ سورۃ نجم کی آیات میں ہے اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے "**بعبده**" اس مقام اعزاز و اکرام میں لفظ "**بعبده**" ایک خاص محبوبیت کی طرف اشارہ ہے کیونکہ حق تعالیٰ کسی کو خود فرمادیں کہ یہ میرا بندہ ہے اس سے بڑھ کر کسی بشر کا بڑا اعزاز نہیں ہو سکتا حضرت حسن دہلوی نے خوب فرمایا۔

بندہ حسن بصد زبان گفت کہ بندہ توام
تو بزبان خود بگو بندہ نواز کیستی

یہ ایسا ہی ہے جیسے ایک دوسری آیت میں "عباد الرحمن الذین "الخ فرما کراپنے مقبولان بارگاہ کا اعزاز بڑھانا مقصود ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ انسان کا سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ وہ اللہ کا عبد کامل بن جائے اسلئے کہ خصوصی اعزاز کے مقام پر آپ کی بہت سی صفات کمال میں صفت عبدیت کو اختیار کیا گیااور اس لفظ سے ایک بڑا فائدہ یہ بھی مقصود ہے کہ اس حیرت انگیز سفر سے جس میں اول سے آخر تک سب مافوق الفطرت معجزات ہی ہیں کسی کو خدائی وہم نہ ہوجائے جیسے عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے سے عیسائیوں کو دھوکہ لگاہے اس لئے لفظ عبد کہہ کر یہ بتلادیا کہ ان تمام صفات وکمالات اور معجزات کے باوجود آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے ہی ہیں خدا نہیں اور نہ "نور من نور اللہ" ہیں اس آیت سے ان لوگوں کا رد ہے جو کہ نبی اکرم ﷺ کو بشر یعنی بندہ نہیں مانتے اور کہتے ہیں۔

محمد کے درجہ کو پاکوئی نہیں سکتا
بشر عرش تو پار جا کوئی نہیں سکتا

صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ کو معراج مکہ سے بیت المقدس تک پھر وہاں سے آسمانوں تک عالم بیداری میں ہوئی اکثر سلف وخلف کا یہی عقیدہ ہے کیونکہ عبد کا لفظ جسم اور روح دونوں کے مرکب پر بولا جاتاہے نہ صرف روح پر چنانچہ آیت "ما انزلنا علی عبدنا" میں جو ذات مع صفات مراد ہے وہی اس آیت میں بھی ہے۔

معراج کے جسمانی ہونے پر دلائل:۔

قرآن مجید کے ارشادات اور احادیث متواترہ سے جس کا ذکر آگے آتاہے ثابت ہے کہ اسراء و معراج کا تمام سفر صرف روحانی نہیں تھا بلکہ جیسے عام انسان سفر کرتے ہیں قرآن کریم کے پہلے ہی لفظ "سبحان" میں اس طرف اشارہ موجود ہے۔ کیونکہ یہ لفظ تعجب اور کسی عظیم الشان امر کے لئے استعمال ہوتاہے اگر معراج صرف روحانی بطور خواب کے ہوتی تو اس میں

کونسی عجیب بات ہے خواب تو ہر مسلمان بلکہ انسان دیکھ سکتا ہے کہ میں آسمان پر گیا فلاں فلاں کام کئے۔

دوسرا اشارہ لفظ عبد سے اسی طرف ہے کیونکہ عبد صرف روح نہیں بلکہ جسم و روح کے مجموعہ کا نام ہے اس کے علاوہ واقعہ معراج آنحضرت ﷺ نے حضرت ام ہانیؓ کو بتلایا تو انہوں نے حضرت کو یہ مشورہ دیا کہ اس کا کسی سے ذکر نہ کریں ورنہ لوگ اور زیادہ تکذیب کریں گے اگر معاملہ خواب کا ہوتا تو اس میں تکذیب کی کیا بات تھی پھر جب آنحضرت ﷺ نے لوگوں پر اس کا اظہار کیا تو کفار مکہ نے تکذیب کی اور مذاق اڑایا یہاں تک کہ بعض نو مسلم اس خبر کو سنکر مرتد ہو گئے اگر معاملہ خواب کا ہوتا تو ان معاملات کا کیا امکان تھا اور یہ بات اس کے منافی نہیں کہ آپ کو اس سے پہلے اور بعد میں کوئی معراج روحانی بصورت خواب بھی ہوئی ہو جمہور احت کے نزدیک آیت قرآن "وما جعلنا الرءیا التی ارینک" میں "رءیا" سے مراد رویت ہے مگر اس کو بلفظ رءیا (جو اکثر خواب دیکھنے کے) معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے) تعبیر کرنے کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ اس معاملہ کو تشبیہ کے طور پر رؤیا کہا گیا ہو کہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی خواب دیکھ لے اور اگر رءیا کے معنیٰ خواب ہی کے لئے جائیں تو یہ بھی کچھ بعید نہیں کہ واقعہ معراج جسمانی کے علاوہ اس سے پہلے یا پیچھے یہ معراج روحانی بطور خواب بھی ہوئی ہو جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عائشہ ام المومنینؓ سے اس واقعہ کا خواب ہونا بھی منقول ہے وہ بھی اپنی جگہ صحیح ہے مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ معراج جسمانی نہ ہوئی ہو۔

تفسیر قرطبی میں ہے کہ احادیث اسراء کی متواتر ہیں اور نقاش نے بیس (۲۰) صحابہ کرام کی روایات اس بات میں نقل کی ہیں اور قاضی عیاض نے شفاء میں اور زیادہ تفصیل دی ہے (قرطبی) اور امام ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں ان تمام روایات کو پوری طرح جرح و تعدیل کے ساتھ نقل کیا ہے پھر پچیس صحابہ کرام کے اسماء ذکر کرتے ہیں جن سے یہ روایات منقول ہیں ان کے اسماء یہ ہیں حضرت عمر بن خطاب (۲) حضرت علیؓ مرتضیٰ (۳) حضرت ابن مسعودؓ (۴) حضرت ابوذر غفاریؓ (۵) حضرت مالکؓ بن صعصعہ (۶) حضرت ابوہریرہؓ (۷) حضرت ابو سعیدؓ (۸)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ (۹) حضرت شداد بن اوسؓ (۱۰) حضرت ابی بن کعبؓ (۱۱) حضرت عبدالرحمٰنؓ بن قرص (۱۲) حضرت ابوحیہؓ (۱۳) حضرت ابو لیلی (۱۴) حضرت عبداللہ بن عمرؓ (۱۵) حضرت عبداللہؓ (۱۶) حضرت حذیفہ بن یمانؓ (۱۷) حضرت بریدہؓ (۱۸) حضرت ابوایوب انصاریؓ (۱۹) حضرت ابو امامہ باہلیؓ (۲۰) حضرت سمرۃ بن جندبؓ (۲۱) حضرت ابو الحمراءؓ (۲۲) حضرت صہیب رومیؓ (۲۳) حضرت ام ہانیؓ (۲۴) حضرت عائشہ صدیقہؓ (۲۵) حضرت اسماءؓ بنت ابی بکر رضی اس کے بعد ابن کثیر نے فرمایا۔ "فحدیث الاسراء اجمع علیہ المسلمون واعرض عنہ الزنادقۃ والملحدون" واقعہ اسراء کی حدیث پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے صرف ملحد و زندیق لوگوں نے اس کو نہیں مانا۔

تشریح: اسراء کی حدیث پر مسلمانوں کا اجماع ہے لیکن زندیق اور بے دین ان کو تسلیم نہیں کرتے۔ بعد ازاں یہ آیت لکھی ہے۔ "یریدون لیطفئوا نوراللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون" (الصف:۸) ترجمہ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں حالانکہ اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچانے والا ہے خواہ کافر اس کو کتنا ہی گراں سمجھیں۔ کسی نے خوب فرمایا۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

گویا ان کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان ہو کر معراج کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ ہاں اپنے غیر مسلم ہونے کا اعلان کرے پھر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔ شتر بے مہار خواہ احادیث چھوڑ کر قرآن کا بھی انکار کردے تو مضائقہ نہیں ہوگا۔ دیگر انبیاء کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے عجائبات دکھائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سامنے مردوں کو زندہ کیا اور فرمایا "واعلم ان اللہ علی کل شئی قدیر" (البقرہ ۲۶) یقین رکھیے کہ اللہ بڑا زبردست بڑا حکمت والا ہے۔

دوسری جگہ فرمایا۔ "وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموات والارض" (الانعام ۷۶) اور اسی طرح ہم نے ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی

حکومت دکھائی۔ موسیٰ علیہ السلام کو بھی انوار الٰہی کی تجلیات کوہ طور پر دکھائی گئیں جو ان سے برداشت نہ ہوسکیں تو "وخرموسی صعقا" (الاعراف ۱۴۳) موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ اسی طرح حضرت یعقوب علیہ السلام کے متعلق تورات میں ذکر ہے (سیرۃ النبی ج ۳ صہ ۳۹۴) اور دیگر انبیاء سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کی سیر کرائی اور پھر شرف ہمکلامی عطا فرما کر نماز خواتیم سورۃ البقرۃ اور شرک نہ کرنے پر مغفرت کا تحفہ امت محمدیہ کے لئے عنایت فرمایا۔ (مسلم ج ۱ صہ ۱۰۷ باب فی المعراج) تو یہ اسکی عنایت ہے اور فضل ہے کیونکہ آپ ﷺ افضل الرسل اور سید ولد آدم ہیں۔

وجوہات انکار:۔ معراج جسمانی کا انکار تین وجہ سے ہوسکتا ہے (اول) معراج قدرت کے قانون سے خارج ہو (دوم) واقعہ معراج تسلیم کرنے سے کسی اصول کی تردید ہوتی ہو (سوم) واقعہ معراج ظہور میں نہ آیا ہو۔

تنقید نظر:۔ پہلی وجہ۔ کی بنا پر معراج سے اس لئے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کہ واقعہ میں معراج قدرت کے قانون سے خارج نہیں ہے بلکہ قدرت کا قانون انسانی مشاہدہ سے وسیع تر ہے وہ ایسے واقعات ظاہر کرنے پر قادر ہے جو انسانی مشاہدہ میں کبھی آتے ہیں اور نہ وہاں اسباب وعلل کا سوال پیدا ہوتا ہے چنانچہ دنیا میں ایسے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں جو انسان کے سابقہ قائم کردہ نظریات کے سراسر خلاف ہوتے ہیں اس لئے جن لوگوں نے قدرت کی تعریف انسانی مشاہدات اور اسباب وعلل کے ساتھ کرکے واقعہ معراج سے انکار کیا ہے انہوں نے قدرت کے مقام کو سمجھا ہی نہیں۔ سرسید احمد اور ان کے ہم خیال لوگوں نے اسی بناء پر جسمانی معراج سے انکار کیا ہے۔

دوسری وجہ:۔ بھی صحیح نہیں کیونکہ واقعہ معراج قدرت کے قانون میں داخل ہے اس لئے یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوسکتا۔ کہ واقعہ معراج قدرت کے کسی دوسرے اصول کی تردید کرتا ہے رہا کسی انسان کا اپنا وضع کردہ عقیدہ اور نظریہ ہو اس کو ثابت کرنے کے لئے معراج جسمانی کو غلط قرار دینا صریحاً حق کی تکذیب کرنا ہے چنانچہ مرزائی جماعت کے معراج جسمانی سے انکار کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اگر وہ معراج کو تسلیم

کرتے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آسمانی زندگی سے یہ کہہ کر انکار نہیں کر سکتے تھے کہ کوئی انسان جسم عنصری کے ساتھ زندہ آسمان پر نہیں رہ سکتا۔

تیسری وجہ:۔ بھی نہیں ہو سکتی اس لئے کہ معراج ایک ایسا واقعہ ہے جس کے ظہور پر عقلی اور نقلی دلائل بکثرت موجود ہیں۔

پہلی دلیل قرآن مجید کی روشنی میں:۔ معراج کے دو حصہ میں آسمانی معراج کا ذکر سورۃ النجم میں ہے اور زمینی سفر کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ بنی اسرائیل میں بیان کیا ہے اور وہ یہ آیت "**سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا**" (الایۃ) ہے یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ کو رات کے قلیل عرصہ میں سیر کرائی اس آیت میں معراج جسمانی ہونے کی پہلی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے واقعہ معراج کو سبحان کے لفظ سے شروع کیا ہے' اور سبحان تسبیح کالفظ ہے جو عظیم امور پر بولا جاتا ہے اگر واقعہ معراج روحانی طور پر ہوتا تو تسبیح کا استعمال بے محل تھا کیونکہ خواب ایک معمول اور عام شے ہے۔

دوسری دلیل:۔ اس آیت میں عبد کالفظ ہے عبد کا اطلاق حقیقت میں روح مع الجسد پر ہوتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کو معراج جسمانی ہوئی تھی۔

تیسری دلیل:۔ سورۃ النجم میں ہے۔ "**ما زاغ البصر و ما طغی**" کہ (معراج کی رات) آسمان پر حضور کی آنکھ نے واقعات دیکھنے میں کوئی کجی اور بے احتیاطی نہیں کی آیت مذکورہ میں حضور کی بصر و آنکھ کا ذکر ہے بصر جسم کا ایک حصہ ہے اس سے ثابت ہوا کہ حضور کو معراج جسمانی ہوا تھا۔

چوتھی دلیل تاریخ کی روشنی میں:۔ حضور نے واپسی پر معراج کے واقعہ کو لوگوں کے سامنے بیان کیا آپ ﷺ کے بیان کو کفار نے جھٹلایا اور "**فجاء فاسق الی ابی بکر فذکر لہ فقال اشھد انہ صادق فقال او تصدقہ بانہ اتی الشام فی لیلۃ**

واحدة ثم رجع الى مكة قال نعم انى اصدقه بما بعد من ذلك اصدقه بخبر السماء" (فتح الباری) ایک فاسق ابوبکرؓ کے پاس پہنچا اور حضور کا ذکر کیا تو ابوبکرؓ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضور ﷺ بالکل سچے ہیں یہ سن کر کافر کہنے لگے کہ پھر تو محمد ﷺ کی اس بارے میں تصدیق کرے گا کہ وہ ایک ہی رات میں ملک شام جا کر مکہ میں واپس آ گیا؟ ابوبکرؓ نے جواب دیا کہ وہ کوئی بڑی بات نہیں میں تو اس سے بھی زیادہ بعید آسمان کی باتوں میں حضور کی تصدیق کرتا ہوں مولانا سید سلیمان ندویؒ نے حضرت ابوبکرؓ کے اس واقعے کو سنداً مشکوک بتلایا ہے۔ (دیکھئے سیرۃ النبی جلد ۳ صفحہ ۳۷۷)

غور کیجئے:۔ اگر حضور ﷺ کو معراج جسمانی نہیں ہوئی تھی اور وہ تمام واقعات آپ ﷺ کی روح مبارک نے خواب ہی میں دیکھے تھے تو کفار مکہ نے حضور کے بیان کی کیوں تصدیق نہیں کی۔ نیز حضرت ابوبکرؓ نے کفار مکہ کو یہ جواب دے کر کیوں خاموش نہیں کیا کہ یہ ایک خواب تھا اور خواب دیکھنا کوئی تعجب خیز بات نہیں آخر تم بھی تو عجیب و غریب خواب دیکھا کرتے ہو' کافروں کا معراج کی تصدیق نہ کرنا اس بات کی زبردست دلیل ہے کہ حضور ﷺ کو معراج جسمانی ہوئی تھی۔

پانچویں دلیل:۔ جب حضور ﷺ نے معراج کا واقعہ بیان کیا تو کفار نے آپ ﷺ کی تکذیب کرتے ہوئے کہا کہ اگر تم سچے ہو تو مسجد اقصیٰ کے حالات بیان کرو۔ چونکہ حضور ﷺ مسجد اقصیٰ کے حالات اور کیفیت معلوم کرنے کے لئے نہیں گئے تھے کہ آپ ﷺ کو مسجد کے حالات سے مکمل واقفیت ہوتی اس لئے جواب دینے میں ذرا تامل کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس وقت حضور ﷺ کو اس طرح سچا کیا کہ درمیانی حجاب دور کرکے مسجد اقصیٰ کو آپ کے سامنے کر دیا کافر اس کے متعلق جو سوال کرتے آنحضرت ﷺ اسکا صحیح جواب دے دیتے۔ کافروں نے ایک اور سوال کیا کہ ہمارا تجارت کا قافلہ ادھر گیا ہوا ہے وہ کہاں ہے اور کس حالت میں ہے؟ حضور نے فرمایا کہ میرا گزر فلاں قبیلہ پر فلاں مقام پر ہوا ان کا ایک اونٹ گم ہو گیا تھا وہ اس کی تلاش میں تھے وہاں پانی کا ڈھکا ہوا پیالہ پڑا تھا پیاس لگی ہوئی تھی میں نے پانی پی کر پیالہ بدستور رکھ دیا۔ کفار نے قافلہ کی مردم شماری اونٹوں کی گنتی

اور سامان کی کیفیت پوچھی حضور نے ان باتوں کا صحیح صحیح جواب دیا اور فرمایا کہ وہ قافلہ منزلیں طے کرتا ہوا آرہا ہے۔ اس کے آگے ایک گندمی رنگ کا اونٹ ہے جس پر دو بورے طعام کے لدے ہوئے ہیں ایک بورہ سفید اور دوسرا سیاہ ہے کل مقام ثنیہ میں پہنچ جائے گا۔ صبح ہوئی قافلہ ٹھیک بتائے ہوئے وقت اور جگہ پر پہنچ گیا۔ کفار نے اس قافلہ سے حالات معلوم کئے تو قافلہ نے وہی حالات بتلائے جن کی خبر حضور ﷺ نے کفار کو دی تھی۔ (سیرۃ النبی)

چھٹی دلیل پادری کی شہادت:۔

ابو سفیان نے کہا ہمیں قیصر روم کے دربار میں دعوت دی گی۔ اس وقت جہالت کا زمانہ تھا میں نے دوران گفتگو میں قیصر روم کو کہا کہ آپ کو ایسی بات نہ بتائی جائے جس سے ثابت ہو کہ محمد ﷺ جھوٹا ہے قیصر روم کہنے لگے وہ کیا ہے؟ میں نے کہا سُنئے محمد ﷺ کا بیان ہے کہ میں ایک ہی رات میں مکہ سے اقصیٰ جاکر واپس آیا ہوں دربار قیصر نے پوچھا وہ کیسے؟ پادری نے جواب دیا کہ میں ہمیشہ مسجد کے دروازے بند کرکے سویا کرتا تھا میں نے اس رات تمام دروازے بند کردیئے۔ کہ میں ہمیشہ مسجد کے دروازے بند کرکے سویا کرتا تھا میں نے اس رات تمام دروازے بند کردیئے مگر ایک دروازہ بند نہ ہوا۔ حالانکہ ملازمین اور حاضرین نے بھی دروازہ بند کرنے کی بڑی کوشش کی آخر کار میں نے کاریگروں کو بلایا وہ غور کرکے کہنے لگے کہ اس پر بالائی دیوار کا بوجھ پڑ گیا ہے اسلئے اب تو ہم اس کو حرکت نہیں دے سکتے۔ صبح پھر غور کریں گے چنانچہ میں اس دروازہ کو کھلا چھوڑ کر چلا گیا صبح ہوئی تو میں آیا اور مسجد کے کونے والے پتھر میں ایک سوراخ دیکھا اس میں سواری باندھنے کے آثار معلوم ہوتے ہیں یہ دیکھ کر میں نے اپنے ساتھیوں کو کہا اج رات دروازہ بند نہ ہوسکنے کی وجہ یہ ہے کہ رات خدا کا کوئی نبی آیا ہے جس نے یہاں نماز پڑھی ہے (تفسیر ابن کثیر ج ۳) یہ واقعہ بھی صحیح نہیں یہ واقدی سے مروی ہے۔ جو مشہور (کذاب راوی ہے)

منکرین معراج کا استدلال اور اسکا جواب:۔

منکرین "معراج جسمانی" کے خلاف دو روایتوں سے استدلال کرتے ہیں ایک حضرت معاویہؓ کی روایت ہے دوسری روایت حضرت عائشہؓ کی ہے ہر دو

روایتوں کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

حضرت معاویہؓ کی روایت۔ "ان معاویۃؓ بن سفیان کان اذا سئل عن مسری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کانت رویا من اللہ"

حضرت معاویہؓ معراج کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ ایک سچا خواب تھا حضرت عائشہؓ کی روایت یہ ہے "**مافقد جسد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن اسری بروحہ**" کہ حضور ﷺ کا جسد مبارک کہیں نہیں گیا لیکن آپ ﷺ کو روحانی سیر کرائی گئی ہے۔ بوجوہات ذیل ہر دو روایتوں سے معراج جسمانی کے خلاف استدلال غلط ہے (۱) حضرت عائشہ کی روایت کا راوی مجہول ہے اور حضرت معاویہؓ کی روایت منقطع ہے مجہول کی روایت اور منقطع روایت ضعیف ہوتی ہے۔ ضعیف روایت قابل استدلال نہیں ہوسکتی۔ (۲) ان روایتوں سے معراج جسمانی کے خلاف استدلال قرآن مجید کے ظاہر سیاق کے خلاف پڑتا ہے نیز ان احادیث صحیحہ کی مخالفت لازم آتی ہے جن میں جسمانی معراج کا ثبوت ہے (۳) احادیث سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ کو معراج جسمانی سے پہلے متعدد روحانی معراج ہوئے ہیں حضرت عائشہؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کی روایت میں جو تذکرہ ہے وہ ان روحانی معراج کے متعلق ہو سکتا ہے اس لئے اس تذکرہ میں یہ لازم نہیں آتا کہ حضور کو جسمانی معراج نہیں ہوئی۔

ایک شبہ کا ازالہ:۔ معراج جسمانی کی بعض روایتوں میں اس قسم کے الفاظ ہیں جن سے معراج روحانی کا شبہ پڑتا ہے۔ مثلاً حضور نے فرمایا کہ میری آنکھ کھلی تو میں بستر پر تھا یا میں بیدار ہوا تو مسجد الحرام میں تھا۔

حافظ ابن حجرؒ نے لکھا ہے کہ اس قسم کے الفاظ معراج جسمانی کے منافی نہیں ممکن ہے کہ واپسی کے وقت حضور ﷺ کو راستے میں نیند آگئی ہو (فتح الباری)